سوال

(214)مرحوم کے ورثاء دو بیویاں، ایک بیٹی، ایک بھائی اور ایک بہن

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ بنام واحد بخش فوت ہوگیا جس نے وارث چھوڑے 2 بیویاں، ایک بیٹی، ایک بھائی، ایک بہن اور یہ وصیت بھی کی تھی کہ میری ملکیت کی وارث میری بیٹی ہے۔ بتائیں کہ شریعت محمدی کے مطابق ہر ایک کو کتنا حصہ ملے گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہونا چاہیے کہ سب سے پہلے مرحوم کی ملکیت میں سے اس کے کفن دفن کا خرچہ کیا جائے گا، پھر اگر قرضہ تھا تو اس کو ادا کیا جائے، اس کے بعد اگر جائز وصیت کی تھی تو کل مال کے تیسرے حصے سے ادا کی جائے اس کے بعد مرحوم کی منقولہ اور غیر منقولہ ملکیت کو ایک روپیہ قرار دے کر وارثوں میں وراثت اس طرح تقسیم ہوگی۔

مرحوم واحد بخش ملکیت 1 روپیہ

واث: دونوں بیویاں 2 آنے مشترکہ، بیٹی 8 آنے، بھائی 4 آنے، بہن 2 آنے، فی فقہ بھائی کی وجہ سے بہن لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ کے قاعدے سے عصبہ بنے گی۔

قولہ تعالی: فَإِن كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ

وَإِن كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ

نوٹ:......مرحوم نے جو وصیت کی تھی وہ ناجائز ہے کیونکہ بیٹی ذوی الفروض میں سے ہے جس کا حصہ شریعت نے مقرر کیا ہے اس لیے بیٹی کے حق میں وصیت جائز نہیں۔ حدیث مبارکہ ہے: ((لاوصیة لوارث))

جدید اعشاریہ فیصد طریقہ تقسیم

کل ملکیت 100

2 بیویاں 8/1/12.5

بیٹی2/1/50

بھائیَ عصبہ25

بہن12.5

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر619

محدث فتویٰ